New Era Magazine
NEW ERA MAGAZINE
طوائف کا کوٹھا
از قلم زین علی
www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(مکمل ناول)

طوائف کا کوٹھا

از زین علی

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کرکے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشاءاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

وہ اپنی کل رفتار سے بھاگ رہی تھی اور بار بار مڑ کر دیکھ رہی تھی۔رات گہری ہو رہی اور دُور کہیں سے کتوں کے بھونکنے کی آوازیں آ رہی تھی۔چاند بادلوں میں چھپا بیٹھا تھا اور اس نے اپنا آدھا چہرہ دوپٹے سے ڈھانپ رکھا تھا۔اس نے ہاتھ کے اشارے سے رکشے والے کو روکا اور جلدی سے اس میں سوار ہو گئ۔

"نیچے اترو باجی اور پہلے بتاؤ جانا کہاں ھے اگر مجھے جانا ہوا تو ٹھیک نہیں تو تم دوسرا رکشہ پکڑ لو۔"

رکشے والے نے اپنی بھدی آواز میں کہا تو وہ ڈر کے رکشے سے نکلی اور ایک طرف دوڑ لگا دی۔اس کی آنکھوں سے آنسو ٹپک رہے اور وہ منہ میں مسلسل کچھ پڑھ رہی تھی۔ آخر انسان تھی جب تھک گئ تو ایک گلی کی نکڑ پہ سانس لینے کو بیٹھ گئ۔

"ارے لڑکی کدھر بیٹھی ہوں؟"

گلی میں گھستے ہوئے ایک بدمعاش قسم کے لڑکے کی نظر اس لڑکی پہ پڑی تو اس قریب کے آکر مصنوعی ہمدردی سے پوچھنے لگا۔اس کی چھوٹی ہمدردی اس آنکھوں سے نظر آ رہی تھی۔اس آنکھوں سے لڑکی خوف کھا رہی تھی۔

لڑکا اس کا ہاتھ پکڑنے کیلیے ہاتھ بڑھانے لگا تھا کہ وہ جلدی سے اٹھی اور گلی میں بھاگ گئی۔رات کے اس پہر گلی بلکل سنسان تھی۔چلتے چلتے اس کے پاؤں شل ہو چکے تھے۔اسے چکر آیا اور ایک لکڑی کی پرانی عمارت کے سامنے بے ہوش ہو گئی۔

"ارے اٹھو کون ہو تم؟"شاید وہ عورت عمارت میں رہتی تھی۔ صبح ہو چکی تھی اور گلی میں کافی چہل پہل تھی لیکن کسی نے اسے اٹھا کر یہاں سونے کی وجہ نہیں پوچھی۔ جب وہ عورت عمارت سے باہر آئی تو اس نے اس لڑکی کو دیکھا تو اسے جگا کر پوچھنے لگی۔ عورت نے لہنگا پہن رکھا تھا۔بڑی عمر کی اس عورت نے اس لڑکی کو سہارا دیا اور عمارت میں لے گئی۔عمارت میں عجیب سی مہک تھی۔باسی پھولوں اور عطر کی۔

"ارے لڑکی... تم ہو کون... تمہیں کون چھوڑ کر گیا ہے؟"لہنگے والی عورت نے کرسی پہ بیٹھتے ہوئے کہا۔ "ارے بولو بھی۔"

لیکن وہ اس عورت کو صرف دیکھنے کا کام کر رہی تھی۔

"اچھا چل میرے ساتھ تھوڑا آرام کر لے پھر بات کرتی ہوں۔"اس عورت نے کہا۔

"اور ہاں میرا نام کنول رانی ہے۔"

"میں کہاں ہوں؟"اس لڑکی نے پوچھا۔

"کوٹھے پہ ہو تم۔"کنول نے مصنوعی افسوس سے کہا۔

"مجھے جانا ھے،مجھے جانے دو۔"اس لڑکی نے پہلے تو ایک پل کو اسے غور سے دیکھا پھر چلا کر بولی۔آنسوں آنکھوں کے کناروں پہ تھے۔

"کہاں جاؤ گی... گھر سے بھاگی جوان لڑکیاں ایسی ہی جگہوں پہ ہی پہنچتی ھیں۔"کنول نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔"جاؤ گی کہاں؟"

"جہاں بھی جاؤں۔"لڑکی نے غصے سے اٹھتے ہوئے کہا۔اس کا ایک آنسو ٹپک کر فرش پہ گرا۔

"نام کیا ھے تیرا؟"کنول نے اپنے لہجے کو پہلے سے زیادہ نرم کیا اور کہا۔"کیوں بھاگی ھے گھر سے۔"

"میرا نام شمائلہ ھے اور میں گھر سے بھاگی ہوں... کیوں کہ... وہ... میرا باپ میری

شادی ایک لنگڑے سے کرنے والا تھا اور وہ عمر میں میرا باپ لگتا تھا... جاؤں گی کہاں یہ تو پتا نہیں۔"

شمائلہ نے روتے ہوئے کنول کو بتایا۔

"میں تو کہتی ہوں میرے ساتھ رہو... یہاں۔" کنول نے اسے خوش ہوتے ہوئے کہا۔ "اور یہاں بہت خوبصورت مرد آتے ھیں میرا مجرا دیکھنے۔"

"لیکن"

"ارے تمہارا ہی بھلا ھے۔" کنول نے اسے منانے کی کوشش کی اور کہا۔ "اور ہاں یہاں اگر مگر اور کیوں نہیں چلے گا۔ چل اٹھ میں تمہیں تیرا کمرہ دکھادوں اور کچھ کپڑے بھی دے دوں۔"

"مجھے یہاں کرنا کیا ہوگا؟" شمائلہ نے بے بسی سے پوچھا۔

"کچھ دن آرام کرو اور اس کے بعد..."

"اسکے بعد اپنا جسم فروخت کرنا شروع کروں؟"

کنول کی بات مکمل نہیں ہوئی تھی کہ شمائلہ نے روتے ہوئے چلا کر کہا۔

شمائلہ کو کوٹھے پہ رہتے چار سال گزر گئے اس نے ہر گناہ کیا، اپنا پیٹ پالنے کی خاطر۔ وہ وہاں کی مشہور طوائف بن چکی تھی وہ گھر سے اچھی زندگی کیلئے بھاگی تھی لیکن اب یہی اس کا مقدر تھا۔ شام ہوتے ہی بِگڑے امیر زادے کوٹھے پہ آتے اور اس کی عزت، اس کی روح، اس کی آبرو اور اس کا جسم خریدتے۔ پہلے پہل تو اسے شاموں سے خوف آتا لیکن بعد میں عادی ہوگئی۔ کوٹھا وہی چلاتی اور ہر رات گھر سے بھاگ جانے پہ افسوس کرتی لیکن گیا وقت تو واپس آئے گا نہیں۔ وہ ہر رات اس فیصلے پہ آنسو بہاتی۔

"شمائلہ رانی... آج مرزا صاحب آئیں گیں مجرا دیکھنے۔ جب تم سو رہی تھیں ان کا ملازم آیا تھا... پیغام دینے... خاص انتظام کر لینا۔"

کنول نے شمائلہ کے کمرے میں گھستے ہوئے کہا۔ اس شمائلہ کے جواب شہر کی مشہور طوائف شمائلہ رانی بن چکی تھی۔

"اچھا تو وہ میرا رقص دیکھیں گیں یا کسی نئی کا؟"

"تمہارا... تیار ہو جاؤ بس۔"

کنول نے اتنا کہا اور کمرے سے نکل گئ۔

شام ہوتے ہی محلے میں چہل پہل ہونے لگی۔اس محلے میں چند مکان طوائفوں کے تھے اور چند دوسرے دو نمبر کام کرنے والوں کے۔شام ہوئی تو شائلہ نے سرخ رنگ کا لہنگا پہن لیا، بالوں میں گلابوں کا گجرا لگایا۔تیز میک اپ سے منہ کو سجایا اور پان چھبانے لگی۔

"شائلہ رانی سننے میں آیا ھے تم مرزا صاحب سے پیار کرنے لگی ہو۔"دونوں کنول کے کمرے میں بیٹھیں تھیں۔

"کہاں کی محبت یہ تو پیسے کی خاطر ھے۔"شائلہ نے افسوس سے کہا۔"چل میرا جُوڑا بنا دے۔"

"اچھا چل ٹھیک ہے۔"کنول نے کہا اور اس کے بالوں کا جوڑا بنانے لگی۔

"ارے نئ لڑکی بات سنو!"شائلہ نے وہاں آئی نئی لڑکی کو دروازے کے سامنے سے گزرتے ہوئے دیکھا تو آواز لگائی۔شائلہ کا لبجاب طوائفوں سا ہو گیا تھا۔اک اداسی تھی، لہجہ عاشقانہ تھا۔

"جی شمائلہ بی۔"

"کیا نام ھے؟"شمائلہ نے اسے سر سے پاؤں تک دیکھا اور بولی۔"کہاں سے آئی ہو؟"

"میرا نام... آپ ہی کوئی رکھ دیں۔"

اس لڑکی نے بے بسی سے کہا شاید وہ سمجھ چکی تھی کوٹھے پہ اسکا اصلی نام کسی کو اچھا نہیں لگے گا۔

"تم مسکان ہو... جاؤ اپنا کام کرو۔"

شمائلہ نے ہاتھ کے اشارے سے جانے کا حکم دیا۔

شام ہونے کو تھی جب شمائلہ کو خبر ملی کہ مرزا صاحب کا قتل ہو گیا ھے۔اسے افسوس تو تھا وہ میت کو دیکھنے جانا بھی چاہتی تھی لیکن کس رشتے سے، کس ناطے سے جاتی۔وہ اس کیا تھا، تھا بھی تو صرف ایک عاشق جو اسکے موسیقی پہ تھرکتے جسم پہ پیسہ لٹاتا اور شراب پیتا۔مرزا صاحب کے ساتھ ایک بار ان کا سولہ سالا بیٹا بھی آیا تھا کوٹھے پہ مجرا دیکھنے۔شمائلہ رانی اسے دیکھ کر دکھی ہو گئ تھی کیونکہ جب اس نے گھر چھوڑا تھا اس کا چھوٹا بھائی بھی اسی عمر کا تھا۔آج پھر سے اسے اپنا گھر اور اپنے عزیز یاد آرہے تھے۔اس

نے لال جوڑا اتار کر سفید کپڑے پہن لیے۔ وہ خود کو آج ایک عزت دار لڑکی سمجھ رہی تھی۔ وہ رو رہی تھی لیکن کب تک صبح ہوتے ہی اسے پھر سے طوائف بنا دیا جائے گا اور وہ پھر بھول جائے گی کوئی شائلہ تھی جو اپنے بھائی اور اماں سے محبت کرتی تھی۔ ایک پل کو اسے اماں اور اپنے بھائی ماجد کی یاد تڑپا گئی اور دوسرے ہی پل کوٹھے پہ مجرا دیکھنے نوجوان آ گئے۔

"آپ کی آنکھیں کچھ بدل گئیں ھیں۔"

"آج باتیں کرنے کا ہمارا من نہیں۔" شائلہ رانی نے اداسی سے کہا تو سامنے بیٹا آدمی اٹھ کر چلا گیا۔

ان دنوں وہ اداس رہنے لگی تھی۔ اس رات بہت تیز بارش ہو رہی تھی۔ شائلہ رانی بازار سے واپس آ رہی تھی جب اس کی اماں اسے سامنے سے آتی دکھائی تھی۔ اس وقت شائلہ نے حجاب کر رکھا اس لیے اس کی ماں اسے پہچان نہ سکی۔ اس رات وہ اماں کو یاد کر کے بہت روئی اور جب آنکھوں کا نمکین پانی ختم ہو گیا تو اداس سی پرانے دنوں کو یاد کرنے لگی۔

"مجھے اماں سے ملنا چاہیے۔" اس نے بیٹھے بیٹھے خود سے کہا اور پھر اٹھ کر کھڑکی سے باہر

آسمان سے بہتی بارش کو دیکھنے لگی۔

اگلی صبح شمائلہ پھر سے شمائلہ رانی بن چکی تھی۔وہی بھاری لہنگا اور میک اپ اور نکلی زیور سے لدہ چہرہ۔

"شمائلہ جی... آپ کو یہاں رہتے کتنے سال ہو گ ئے ھیں؟"

مسکان نے شمائلہ کو پان پکڑاتے ہوئے پوچھا۔

"کیا بتاؤ مسکان دس سال ہونے کو ھیں... مگر مجھے تو ہر صبح یوں احساس ہوتا ھے کہ... جیسے میری پہلی صبح ہو۔میں جب بھی صبح اٹھ کر اپنا چہرہ دیکھتی ہوں تو خود پہ افسوس ہوتا ھے۔"

شمائلہ نے بے دردی سے اسے بتایا۔ایک مسکان ہی تو تھی اس کی دوست۔

"ویسے میں نے کبھی پوچھا نہیں تم یہاں کیسے پہنچی۔"

"میں... میرے باپ نے مجھے ایک سیٹھ کو فروخت کر دیا اور اس نے میری عزت پہ داغ لگا کر مجھے کنول رانی کے ہاتھوں فروخت دیا... میری زندگی ایک ہی ہفتے میں تباہ ہو گئ۔"مسکان کی آنکھوں سے آنسو ٹپکنے لگے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اچھا اب افسوس تم کرو یا میں کروں کوئی فائدہ نہیں۔"

شمائلہ نے سپاٹ لہجے میں کہا اور پان کو چبھانے لگی۔

"چلیں ٹھیک ھے آپ تیار ہو جائے۔"

مسکان نے مصنوعی خوشی سے کہا اور اٹھ کر چلی گئ۔

شمائلہ کسی گہری سوچ میں گم اٹھی اور اپنے کمرے میں چلی گئ۔

یہ زندگی کتنی مشکل تھی۔اس رات اس نے آخری مجرا کیا اگلی صبح کوٹھے پہ ماتم رچایا گیا۔شمائلہ رانی نے خودکشی کر لی اور مرنے سے پہلے آخری خط لکھا۔اس کے مر جانے سے مسکان کو بہت زیادہ دکھ ہوا۔کوٹھے کو کئی دنوں تک بند رکھا گیا۔کچھ دن بعد کوٹھا پہلے کی طرح کھول دیا گیا آخر کار یہ طوائفوں کا کوٹھا جہاں نہ تو خوشی زیادہ دن رہتی ھے اور نہ غم۔

"میں کہاں ہوں؟"

وہ لڑکی ابھی ابھی ہوش میں آئی تھی۔اس کے سامنے مسکان بیٹھی تھی۔جسے سب مسکان رانی کے نام سے جانتے تھے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"میں کہاں ہوں... بتاؤ؟"

"یہ ہے طوائفوں کا کوٹھا... خوش آمدید۔"

مسکان نے پھیکی سی مسکراہٹ چہرے پہ سجائے کہا۔

"طوائفوں کا کوٹھا؟"

****

ختم شدہ

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین